شذرات

لبنان کی موجودہ صورتِ حال عالمی امن کے لیے عموماً اور عرب دنیا کے لیے خصوصاً بڑی تشویش کن ہے۔ صیہونیت کی یہ کوشش رہی کہ عرب حکومتوں میں باہمی اختلاف ہو اور لبنان میں جہاں فلسطینی مجاہد مہاجروں کی اچھی خاصی تعداد آباد ہے ان کو اتنا پریشان کیا جائے کہ ان کے حوصلے پست ہو جائیں اور ان کو گوریلا کاروائی کرنے کا موقعہ ہی نصیب نہ ہو تاکہ مقبوضہ فلسطین میں یہودی جو چاہیں مظالم کرتے رہیں اور عربوں کے علاقوں پر غاصبانہ قبضہ ان کا برقرار رہے۔ اس سازش میں صیہونیت بڑی حد تک کامیاب نظر آتی ہے۔ پہلے مرحلے میں عربوں کی بڑی مملکت مصر کو شام اور دوسرے عرب ممالک سے الگ کر دیا گیا اور عربوں کا وہ سیاسی اتحاد جس نے آخر جنگ میں اسرائیل کی تقریباً کمر توڑ رکھی تھی، اس کو پارہ پارہ کیا گیا۔ اصل میں یہ ساری سازش ڈاکٹر کسنجر اور ان کے ہم مذہب بنی اسرائیل کے غاصب حکمرانوں کی تھی کہ مصالحت کو مختلف مرحلوں پر رکھ کر طول دیا جائے اور اسی اثنا میں سیاسی ریشہ دوانیوں سے عربوں میں پھوٹ ڈال دی جائے تاکہ ان کا اتحاد کا شیرازہ بکھر جائے اور مل کر کوئی باقاعدہ کاروائی نہ کر سکیں۔ اس مصالحت کے بعد غاصب بنی اسرائیل کی طرف سے اندرونِ ملک نہتے عربوں کو ستانا شروع کر دیا گیا۔ ان کی آبادی کو منتشر کر کے وہاں یہودیوں کو آباد کیا جا رہا ہے اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مقدس مقامات میں بھی گھسنا شروع کر دیا۔ تاکہ مسلمانوں کو اشتعال دلا کر ان کو اس بہانے مارا جائے اور جیلوں میں بھیجا جائے۔ ایک فرضی مقدمہ بنا کر کورٹ سے یہودیوں کے لیے حرم شریف کے اندر عبادت کرنے

اور بلا روک ٹوک آنے جانے کی اجازت حاصل کی گئی۔ اس پر پورے مقبوضہ فلسطین میں مسلمانوں کی طرف سے احتجاجات کی آگ اٹھ کھڑی ہوئی اور ساتھ ہی دوسرے مسلم ممالک میں بھی کافی احتجاج ہوا اور نتیجہ میں بنی اسرائیل حکومت کو عربوں پر مظالم ڈھانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کے ساتھ لبنان اور مقبوضہ فلسطین کی سرحد پر جو فلسطینی مہاجروں کی بستیاں آباد ہیں ان پر ہوائی جہازوں سے گولہ باری کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ یہ ایسی وحشیانہ کارروائی تھی کہ اس مہذب دنیا میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مگر ہماری مہذب دنیا عموماً اور اقوام متحدہ خصوصاً خاموش تماشائی کی طرح دیکھتی رہی لیکن کوئی بنی اسرائیل کو اس ظالمانہ کارروائی سے روک نہ سکا۔ اس سے صہیونیت کا حوصلہ اور بڑھ گیا اور انھوں نے لبنان کی مسلم اور عیسائی آبادی کو لڑانے کا منصوبہ تیار کر لیا۔ تاکہ اس خانہ جنگی کا سارا الزام فلسطینی مہاجروں پر رکھ کر تھوڑی بہت ہمدردی جو بعض مغربی ملکوں کو ان کے ساتھ ہوئی ہے اس کو ختم کیا جائے اور پھر لبنان میں گھس کر ایک طرف فلسطینی مجاہدوں کا قلع قمع کیا جائے اور دوسری طرف اس پر بھی غاصبانہ قبضہ جما کر صہیونیت کی اسکیم توسیع پسندی کو بروئے کار لایا جائے۔ شام کی حکومت اس سازش کو سمجھ گئی تھی۔ جناب حافظ الاسد ہر موقعہ پر لبنان پہنچ کر مصالحت کراتے رہے اور بڑی حد تک ان کو اس میں کامیابی ہوئی۔ زبردست خون خرابے اور مالی نقصان کے بعد لبنان میں امن کی صورت پیدا ہوگئی تھی، پھر بغاوت نے سر اٹھایا ہے۔ فی الحال اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کے پس منظر میں کیا چیز پوشیدہ ہے اور اس کا ردِ عمل کیا ہوگا۔ لیکن ایک چیز تو واضح ہے کہ عربوں کی اس بے اتفاقی اور انتشار سے بنی اسرائیل کو اپنی طاقت اور مستحکم کرنے کا موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ ان کے مربی اور آقا امریکا کی طرف سے ان کو ان گنت امداد ڈالروں اور اسلحہ کی صورت میں مل رہی ہے۔ اور یہ امداد اتنی ہے کہ تمام عرب حکومتوں کو ملا کر جو امداد دی جاتی ہے اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اس دور کے جو مہلک ترین اسلحہ ہیں وہ بنی اسرائیل کو دیئے جارہے ہیں

اس حالت میں ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کو عربوں کو مرعوب کرنے، ان پر حملہ کرنے، فلسطینی مسلمانوں کو ستانے اور ان کو اپنی بستیوں سے باہر نکالنے کا موقعہ مل جائے گا۔

اس موقعہ پر دوسرے مسلم ممالک کا بھی فرض ہے کہ وہ عملی طور پر عربوں کی حمایت کریں، ان کے باہمی اتحاد اور مصالحت کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں ہمارے ملک کے وزیراعظم جناب بھٹو صاحب جو عالمی سیاست کے عظیم مدبّر مانے جاتے ہیں، لبنان اور دوسرے عرب ممالک کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے جو اتحاد کی اپیل کی ہے وہ قابلِ ستایش ہے۔ ہم امید کرتے ہیں جناب بھٹو صاحب اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام لے کر اور آگے بڑھیں گے اور عربوں کے باہمی اختلافات اور انتشار کو دفع کرنے میں عملی اقدام فرمائیں گے۔ پاکستان نے ہمیشہ ہمیشہ عربوں کے جائز موقف کی تائید کی ہے۔ اور اس وقت عرب بھائیوں کے ساتھ ہمارے نہایت برادرانہ اور دوستانہ خوش گوار تعلقات استوار ہوگئے ہیں۔ عرب زعماء، جناب بھٹو صاحب کو عالمی سیاست کا عظیم ماہر تسلیم کرتے ہیں۔ ایسے موقعے پر ضرورت ہے کہ عربوں میں اتحاد پیدا کرکے بنی اسرائیل کی سازشوں کی روک تھام کی جائے۔ ورنہ صیہونیت کے عزائم بڑے مکروہ ہیں۔ وہ تو اور آگے بڑھ کر ہمارے بقیہ مقاماتِ مقدّسہ پر قبضہ جمانے کا خواب دیکھ رہا ہے۔

سندھ یونیورسٹی کے شعبۂ کیمیا کے سربراہ ڈاکٹر وڈل شاہ صاحب کا چالیس برس کے عالمِ شباب میں حال ہی میں ملک سے باہر ناروے میں انتقال ہوا اور بعد میں آپ کے جسدِ خاکی کو پاکستان میں لاکر ان کے آبائی گاؤں تعلقہ ہالا میں دفن کیا گیا۔ اس اندوہناک صدمہ میں ہم مرحوم کے بھائیوں اور دوسرے ورثاء کے ساتھ شریکِ غم ہیں۔ اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور ورثاء کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین